بہ فیض خالق زمین و زمان فضل بانی مکین و مکان تعالی شانہ

نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی تصنیف نظامی مرتبہ منشی شنکر دیال فرحت مسمی بہ

خانگی کنجی

بعد تکمیل حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سند بقصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع منشی نولکشور میں مطبوع اہالی جہان ہوا



سری گنیش آی نمہ

طریق وصف میں ہو لال بسیا کہ
کی انسان بنائی جو زبان ہو
کہوں وصف سری سیتا کا کیونکر
اونھین سی ہی یہ تعظیم و توقیر جہان مین

کہ سیتا رام سی ہی جہان کی خیر
وجود خلق میں موجود ہیں وہ
کہ قدرت ہی زمین سی آسمان تک
دیا مردم کو نور مردم عین
سراپا ہی کرم مادر جہان کی

گیا چاہے جو رام آہوی کام
جہان کو مبتلا ہی غم جو پایا
اونہین کا سب یہ لطف بلا ہی
اونہین کی ہین عیان لطف انہار و
محافظ ہین زمین و آسمان کی

تو کہہ ہر لحظہ اوصاف سری رام
مجسم ہو کی خود جلوہ دکھایا
گلستان جہان پھولا پھلا ہی
کہین بادل کہین سایہ کہین دھوپ

جلوس فرمانا سری رامچندر جی کا تخت سلطنت اودھ پر اور سنا حال راونکا حاکم پھکر دیپ کا

دلا یاد سری رگھبیر میں رہ
لکھا ہی واقف راز نہان نی
جما عالم میں رنگ عشرت عام
دکھایا دن یہ تاثیر دعا نے
ہوئی آراستہ بزم طرب جیسے
ودیہ بزم جیسے مرغوب زمانہ
دو رشک چرخ اطلس فرش تہ پا
سراسر جا بجا زرکار بیلے

خیال گیسوی شبگیر میں رہ
جناب بالمیک نکتہ دان نی
سو ملک اودھ آئے سری رام
بجے اوج فلک پر شادیانے
ہر ایک سو تھی بہار فرحت انگیز
فلک ہو جسکی آگے شامیانہ
تصور میں بشر کو آئی کمخواب
قمر کی چاندنی ہو جسکے بیلے

ادب سی گردن تسلیم خم کر
ہوا جب تخت لنکا تاخت و تاراج
تبی سری ہوئی رونق وطن میں
مشیروں نی براہ خیر خواہی
سجی ایوان سلطانی سراسر
در و دیوار مخمل زیبا کی پردے
صفا پر شمع محفل جلکی ہر جا
بصد حشمت بصد شوکت سری رام

لکھا اعجاز سری سیتا رقم کر
بھبھیکن کو تھی سری کا راج
بہار تازہ پھر آئی چمن میں
کیا تجویز روز جشن شاہی
جڑی تھین عقیق و لعل و گوہر
حریر و قاقم و دیبا کی پردے
کف افسوس خود ملتی تھی ہر جا
ہوئی رونق فزای محفل عام

چمکتا چہرۂ جبین پر بلا نور
برای بندگی اوٹھی سلامی
وہ پایا اوسکی ہر پایہ نی پایا
ادب سی سب قریب و دور بیٹھے
رکھی سر حلقۂ آئین ادب سے

فلک سے عالم نور اعلی نور
جھکے مجرکو سرداران نامی
کہ تخت آسمان نی سر جھکایا
سپہ سالار بنیاپور بیٹھے
ہوئی وان جلوہ گر جوش طرب سے

تن اقدس مین پوشاک زری تھی
ہوئی وہ جلوہ آرای سر تخت
ہوئی پابوس سب سرداران لشکر
سری لچھمن برابر جانکی پاس
الگ ست عابد مقبول بیٹھے

عجب زینت عجب جلوہ گری تھی
کہ تخت زری کی کس گئی تخت
مودب تھی سپہ سالار لشکر
وہ انگد چپ پہ بھیکن جانب اس
گل باغ عبادت پھول بیٹھے

تخت سلطنت اودہ پر جلوس فرمانا سری رامچندر جی کا اور فراہم ہونا ارکان دولت کا



زبان جو کھولی سب نے یکبار
شگوفی نخل قدرت کی ہین سارے
جری روی زمین پر آجکل ہے
مجسم گر نہ رام اوتار ہوتا
خوشی سی تنگی اپنی تن کو دیکھا

کہ ای بخشندۂ جرم گنہگار
زمین پر گل مین گردون پر ستارے
ہوا ہوگا نہ یون زیر فلک اور
جہان کا کب یہ بیڑا پار ہوتا
کبھی بازو کبھی جوشن کو دیکھا

تمہین سے سبز گلزار جہان ہے
بجز ذات مبارک تھی کسی تاب
دلیر ایسا کبھی ہوگا نہ اب ہی
سنی جب مدحت زور آزمائی
عیان چہرہ پہ آثار طرب تھا

تمہین سی ہی رونق کون و مکان ہے
جو ہوتا فوج راون پر ظفریاب
بلا کا قہر ہی غصہ غضب ہی
جناب رام کو انگد یاد آئی
وہ سرخ انکھین تبسم زیر لب تھا

پھر ہوئی تھین اک اک مین خوشی تھی
لبا ہر لب پہ ہر خاموشی تھی

ہوی رکھنے ہی تفتیش اسرار
دعا کی پھر تقرر کہہ سہ بار

دعا سی راجہ راون کو مارا
ہوا اک شور تحسین آشکارا

برہمن صاحب زنار تھا وہ
مگر کب لائق پیکار تھا وہ

ہزار اوسکے تھے سر اونکی اس سے
پر از ہوی شرارت ہر نفس سے

رکھو تھی ہی اک دن انجمن مین
ستی تھی اوسکی کیفیت وطن مین

قریب اوسکی جو بحر آب تر ہے
وہان آبادی جن و بشر ہے

سمالی نام راجہ تھا زبردست
شراب خود پسندی سے سیہ مست

وہ بشر سے جو من تھی اول اک
کیا عقد اوسی اوسکا اول پاک

ہوا اک بانون وہ فرق پیدا
قیامت جسکی قامت سی ہویدا

کیا عالم کو کیسا تاخت و تاراج
ہوا لنکا مین جاکر صاحب تاج

ہزار اوسکی تہ گردن جو ہوی
پر از ہوی عناد و کینہ و شر

ہوا جب عالم جوش جوانی
زمین کا دل ہوا وحشت سی پانی

غرض نسل سمالی اسکی ہمراہ
وہ رہتا ہی وہان باشوکت و جاہ

عبادت میں نہیں کچھ بل ہی اونکا
ازل سے رتبہ افضل ہے اوسکا

اوسی دن آکر مری آہ
رفاہ عام ہو عالم مین ہو نام

یہ فرمایا اسی لشکر کشی ہو

مری سینا نہ تاب ضبط لائین
مگر تحمل نہین کچھ مسکرائین

ہمارا تھی رہ صدق و صفا ہے
یہ بولین خندہ دندان نما ہے

نہین تاب صف آرائی تھی اوسکو
نکمہ حاصل توانائی تھی اوسکو

ابھی اک دو ہزار اون مین باقی
پلنگ آزار و شیر افگن ہے باقی

ابھی اوس نیزو سر کا سامنا ہے
وہان پر پا ہی جب تماشا ہے

ستمگر جن ہو مشہور جہان تمام
اونہین مین ایک ہی دریا بجوش

ن بہکر بیہی عالم مین مشہور
حکومت اوس سے کرتا ہی وہ مغرور

لتوی دختر تھی اوسکی کیکسی نام
برنگ گیسوی مشکین سیہ فام

پس از چندی ہوی رو اوسکو فرزند
دلیر و اہل اقبال و تنومند

بصدق دل جو کی اوسنی عبادت
تو پایا گوہر درج سعادت

پسر تھا دوسرا آفت کا بانی
ظہور حشر و فتنہ آسمانی

جناب ایزدی کو طفلی مین لڑکے
مکان پر بار طلا پا پکڑکے

لیا قبضے مین بانستو نز گوہ
رکھو نکا جس جگہ سنا تھا ابو

نہ دیوون سے طلب کار مدد ہے
نہ محتاج دعای نیک و بد ہے

کیا عالم یہ قبضہ زور تن سے
جہا نکا بل نکالا بانکپن سے

سنا رگہبر نے جب حال شرارت
ہوا مواج دریای حرارت

مخالف کو سزای سرکشی ہو

روانہ ہونا بھبھیکن و سگریو و شاہ خرسان کا مع فوج اودہ کی اور شکست پانا راون سے

ہری یا مری رگہبیر جھسکو
بہم پہونچی ہے توفیق مجھکو

زبس فوج اودہ تھی جنگ عشاق
زرہ بکتر پہنکر ہوگئے چاق

ن لگرنا کب مین پوشاک رنگین
لیے تیرو کمان و گرز سنگین

ہوی فوج بھبھیکن ہمرہ چست
پی قتل عدو باندہی کمر چست

ہوی پھر فوج بنپا پوریتار
مسلح سب ہوا ہے عزم پیکار

بجا نقارہ شاہی جو دل مین
دل مضطر ہی پیکر اونکا تن مین

بحکم رام و لچھمن صاحب تاج
چلی دریا صفت فوج ظفر موج

ہری گہوڑونکی اونمین ہی تھی
کہ جنکی جلوہ گر زین زری تھی

ہوا نازل جو یون حکم سر انجام
ہوی آمادہ سازو سر انجام

علم تیرسے کئے سردار لشکر
نشان شان و شوکت ہی زرق برق

کمانین وہ کہ سبھی دیکھکر ل
چھپی گوشہ مین چلا کر مقابل

لمکزاران شاہی سرکبف تھی
پی جنگ جدل خنجر بکف تھی

سپاہ خرس اور بوزنان میمون
عدوی سرکشان و تشنہ خون

خوشی سی جابجا بجنے لگے ساز
ادہر طنبور اودہر قرنا کی آواز

چلی برچھی لیے جنگی رسالے
دو جانب چابکی سے دیکھ بہالے

جہپٹ مین توسن ہمرکھپ
قدم جن جو شوکر دم نکالے

سپہ گرد تھے مانند سم سب
ببھیکن جلوہ آرای بر فیل
غرض لشکر چلے منزل بمنزل
لگا کہنے یہ دل میں وہ بد آہنگ
نو اک راجہ سان جبل بھی بڑے
یہی دل میں تصور کر کے آیا

بہم گردنے گردن جیسے دم سب
سوار توسن زیبا نل و نیل
ہوی ملک عدو میں جا کی اٹکل
بشر کو مجھ سے کب ہے طاقت جنگ
مثال لقمہ حلوا سے تر ہے
وہ سرکش سامنے لشکر کی آیا

پیادوں کی قطاریں خیل در خیل
شہ سگریو بالائے ہوا دار
خبر جب دم شہ راون نے پائی
لڑی کیا راچھسو نے قوم آدم
نہیں کچھ احتیاج فوج جرار
کمان سی تیر برجستہ کیا سر

چلیں جوش طرب سے موج در سیل
اور ہر اک مد ہوا پر باد رفتار
کرا فواج اور وہ نے کی چڑھائی
کمان فرہ کمان خورشید اعظم
مراکا فی ہوا اک تیر شرر بار
پریشان ہو گیا انبوہ لشکر

مقابلہ ہونا فوج رامچندر اور راون کا میدان وغا میں



وہ دل اپنی سبھی سنکر دور ہو گئے
اور وہیں آگ کی سی فوج گرمی ام
ہوئی جب یہ شکست اتفاقی
نہ سکتے تو ہم ہتھیار گرتے
کوئی کہتا تھا خجلت سی سر شا
نہ کرتا مدد جو اپنی ساتھ وہ ہو کے

شہ سگریو جب پور پہونچے
پریشان مضطر و مغموم ناکام
رہا ارمان دل لشکر میں باقی
عجب مردانہ وار اک وار کرتے
رہا ارمان دل خالی گیا وار
تو لڑتی جیسے ہم بھی ہاتھ دھو کے

سو لنکا گری فوج ببھیکن
شہ خرسان وطن کو اور گیا صاف
کوئی کہتا جو ہوتی صورت جنگ
اگر تیرا اور دم بھر سر نہ ہوتا
اگر دم بھر نہ ہوتی بارش تیر
کوئی کہتا کہ اوس مفسد نے ہی ساخ

ہوا سب اتفاقاً اوج ببھیکن
کہتا ابر سیہ مطلع ہوا صاف
جتاتے ہم بھی خونریزی کا کچھ رنگ
عدو کا صاف تن پر سر نہ ہوتا
دکھاتی زرق برق برق شمشیر
بعید از عقل و دانائی یہ کی بات

بدو بہو کا جوش یکتائی سی ہی — سخا شان توانائی سی ہی ہوور — بہ آئین سلف کچھ ستم کی لڑتا — جو ہم جم تھا نو دم بہر جم کی لڑتا

مگر پایال ہو گا سر او شاہ کر — جو جیتی ہین تو پھر جیتین گی جا کر

دوبارہ جانا چارون لشکرونکا اور شکست پانا

رہی یاد سری رکھتا تھا جو مجکو — بہم دولت ہوا تھا تو ان ہاتھ مجکو

سری رکھتا تھا جی اور ... ملا — بڑا جوش غضب اکھین ہوئین لال — کہا لیکن کر آون ہی از سر بست — اگر جینے سر بلند و نکو کیا پست

دیا لشکر کو حکم جنگ ثانی — کر ہون جانب از جو جانفشانی — او سند گرانی ہیر بادہ سی ال سب — ہوئی آمادہ جنگ و جدل سب



سمٹ کر لشکر صف ور آئی — وطن سی شاہ چینا پور آئی — بجھیکن سر ور لنگک لیے فوج — اور وہین ہو گئی داخل لعل بیج

شہ غرسان سی ایک مجمع عام — ہوا اگر قدمبوس سری رام — بھرت اور سترگھن سردار لشکر — ہوئی جیہن سپہ سالار لشکر

بجی طنبور و ترا حسب قانون — گرج او شادیانا تند گردون — زمین سی مثل آتش دل جلی فوج — او سناگر صورت دریا چلی فوج

اجل سی آشنیان گر محو شتی — نہ خوف جان نہ ننگ سرفروشی — لیی تیر و کمان تیغ و تبر سب — چلی مثل سپر سینہ سپر سب

لڑی کو تا کر نین اپنی باری — مناسب تیر سی ہی ہوشیاری — مبادا ابر گرباری وہ بدکیش — تو ہشیار ہنی باتین اپنی ہین دو پیش

سجا کر کہیا لیکن نہ تھمنا — قدم کو تھا سنار کنا سنبھلنا — دوبارہ وہ سپر زہ ہست مین خلل آئی — کہ تنگ فوج ہو غربت مین لائی

نکرنا انتظار جسے یہ عمر
کوئی کہتا مناسب ہے زوال کو
غرض یہ وہ بھی جوان فوج ہو لو العزم
وہ مارا او سنے اک تیر جگر دوز
گری جا کر صف فوج قوی تن
رہا انسان کوئی باقی نہ زینا

وہ خالی ہو تو پھر کیجو سپہ
عدو پر چار جانب سی گرین کل
ہوئی آمادہ تیار ہے رزم
چھپا گوشہ مین پھر عالم فروز
اودہ مین حیرت نکالا مین بسکن

کوئی کہتا برادر عقلمندی
اگر بھائی عدو باس بتاتی
بصد جوش غضب آون پھر آلڑ
سراسر اوڑگئے بار مردنگ
شہ خرسان مین گو اوڑگیا تھا

روا ہے تمام خلعت بندی
غور کمہ لین بار وہ پر نگر بباکی
چمن برابر کی صورت گہر آیا
نظر آگے نکو ہوین اگر وہ لشکر
ہر نگ تیغ بران اتر گیا صاف
عجب فصل خزان آئی چمن مین

بیان لشکرکشی ہونا او تشریف لیجانا راجہ جی کا



سری رگ ناتھہ جی خشم گرم ہو
ہوئی پھر جمع سرداران شاہی
بھبکین گہرسی پھر شگنامی
کمر بندی ہوئی عزم جدل پر
نقیبون نی کڑک کر نعرہ مارا

حصول وقت و رجاہ و حشم ہو
ہوئی یکجا لشکر داران شاہی
سوی پھر آگئی بالوس گرامی
چلی لشکر سب آواز دہل پر
بڑی جا کے جوانان صف آرا

سنی گہرسے جو کیفیت رزم
شہ سیون پھر از ارمان افسوس
تن گہر سے ہوئی آراستہ فوج
جو بجنی گوس کی کوسون کا آواز
صفین بلند ہی ہوئی فرط طرب سے

کیا قتل عدو کا عزم بالجزم
بچشم و سر ہوئے اگرچہ مجبور
سلاح جنگ سی پیراستہ فوج
تو آیا چرخ مین چرخ ستم ساز
ترقی کی تفاوت سی ادب سی

بڑھا ہی مراتب شان سی جب
تو سی تابہا ہی غل مواہب
جلو مین افسران اہل اکرام
ہوا نہ بر تکلف پر سری رام

آراکین و شیر کار کن ساتھ
بھرت لچھمن جناب شترہن ساتھ
چنور بہر حصول عز و توقیر
لیی دست مبارک مین مہابیر

بھیکی خلعت شاہانہ پہنی
شہ سگریو و انگد ہنومن پہنی
بخوف چشم بد گردون نی باری
مہر گہنا تہہ پتاری اوتاری

زمین و آسمان پر مچگئی دھوم
طرفی بابی اقدس کو تہی ہجوم
ہوئی انفرت قدمبوس مہر رام
ہوا ان خاص کا پایہ لیا تھام

مہر چرخ برین سی حسب معمول
ملک پر ساری تہی یہو کو پہ مقبول
جو پہونچی جاکی جان فوج خوشتنگ
سماتی مور چہی بہر صف جنگ

آگاہ ہونا اون کا آمد لشکر سی اور حکم دینا افسرون کو کمر بندی کی واسطی

رہی ہر لحظہ یاد جانکی ناتھہ
بہم ہو اعتقاد جانکی ناتھہ
سنو اب شوکت راونکا احوال
گر تہا وہ سپہر فرخندہ اقبال

فلک جہکتی تہی اوسکی آستان پر
ملک کرتے تہے سجدی آسمان پر
ہوا خواہی مین آب و آتش و خاک
رہا کرتی تہی دائم زیر افلاک

صبا فرمان پذیر اجمعش تہی
لب دولت سرا جاروبکش تہی
خلاف حکم سلطانی جو ہر سی
تو ہو تفتیش کامل بر تر سے

گہنا دی آبرو ہو کر غضبناک
گری بادل کی بجلی زیر افلاک
پی طاعت یہ عالم تہا فلک پر
ہلال آسا قمر خم تہا فلک پر

حضور جلوۂ اقبال با در
چمک سکتا نہ تہا خورشید خاور
بہر کیتی نہی ہرگز آتش تیز
اوڑاکتی تہی نہ برق شعلہ انگیز

رکھیتی مہر خوان شام و سحر ہی
مطیع حکم شاہ بحر و بر تہی
جناب اندر بہی باطار نکوتے
سدا کرتی تہی اوسکی حکم جاری

کہون کیا زور بازوی شہنشاہ
اوکہاڑی کوہ کو مثل پر کاہ
سنین نعرہ تو دل ہجاتین سیارے
زمین پر گر پڑین گردون کی تاری

تو کل اوٹھی اگر وہ سنگ کا پانی
سمندر خشک ہو تہیر ہو پانی
کری گر تخت طاوسی پہ اجلاس
ہو وقت فتح و نصرت ہون جی تاکی

غرض پہونچی جو وان فوج خدایا
ہوئی اک تازہ قدرت آشکار
جنابچہ رام نی کہینچا کمان کو
ہوئی لغزش زمین و آسمان کو

برنگ بید تہرائی جز و کل
عدو نی اپنی محفل مین شاغل
بلائی سب سرافرازان لشکر
مشیر و کار پردازان لشکر

کہا تیار ہو فوج ظفر مند
گہ صید فتح ہو فتراک مین بند
حسام و خنجر خونخوار باندہ مین
کمر بہر صف پیکار باندہین

بڑہائین آبرو مانند گوہر
دکھائین اپنی خونریزی کی جوہر
ہوا جس دم یہ ارشاد گرامی
مسلح ہو گئی سردار نامی

ہوئی آراستہ فوج قوی تن
سراسر غرقہ دریائی آہن
لیی خنجر برائی خونفشانی
لئی قبضی مین تیغ اصفہانی

لیی گرز گران و تیر خونریز
برنگ تیغ بران قتل پر تیز
رسائی جانکی سی ہو گئی جب
دلیری آگئی اونمین جو جہست

شمار فوج کیا لکھون قلم سے
زیادہ تہی وہ تعداد رقم سے
نہین و اجب بادہ نوشکافی
پئی عاقل یہی نکتہ ہی کافی

یہ افواج عدو مین کشمکش تہی
صبا کو احتیاج باد کش تہی

آنا راون کا میدان مین اور شکست دینا لشکر سری رامچندر جی کو تیر ہوائی سی

زبان سی جگوتی کا نام نکلی
جو نکلی تہ سی ستیا رام نکلی
سنی راون نی جب تیاری فوج
مسلح خود ہوا با شوکت و اوج

کئی تاج مرصع زینت فرق
گئی جیسی سراسر جلوہ برق
وہ پہنا سرخ ملبوس مغرق
شفق کا آسمان پر رنگ فوج

در فشاں ہاتھ میں تیغ دو دستی
زمیں لرزاں ہوئی تھرا گئی چرخ
کڑک کر برق کی صورت نکل آیا
ہوا بہرام کی چاروں طرف گونج
عدو کے واسطے سر تاج لنکا
سواروں کی ہے [illegible]

بلا انگیز کاندھی پر سپر تھی
یہ گھبرایا کہ چکر کھا گیا چرخ
بزور و شور اومڈ کر بادل آیا
تھی جب تو اعد صف بصف فوج
مقابل تھے لیے افواج لنکا
تماشہ میں رواں چاروں طرف تھی

سو سا میدان گیا جب دم شہنشاہ
بجا طنبور قرنا کا ہوا شور
غرض خیل سپاہ دیو ناکام
اودھ کی فوج تھی قد مقابل
سپاہ خرس و بیموں تھی یہاں
عدو نے اپنی لشکر میں پکارا

تبہی برج فلک سے زین نیر و ماہ
چلی دریا کی صورت فوج پر زور
جما اگر قریب لشکر رام
بڑھی آگی ہولی سد مقابل
کرتا سر کس نہ اگر سر او تنہا یہ
بڑھی فوج جوانان صف آرا

لڑنا دونوں لشکروں کا



مقام آبرو تھی موقع شرم
خبردار آج ہمت جانا نہ رن سے
لگی ہونے دو جانب بارش تیر
زبس غلطاں تھے سر کشتگاں کے خوں میں
ہوا پھر صورت برگ خزاں وہ
رہی [illegible]

گرد مانند آتش معرکہ گرم
اکبر کر دل دکھانا بانکپن سے
چمک اوٹھی یکایک برق شمشیر
ہنسی تھی گردش گردوں زمیں
گرا لنکا میں انبوہ گراں وہ
نہ جیل اسپ تھا نہ [illegible] فیل

چلو مارو بڑھو تیزی دکھاؤ
ہوا پھر جلوہ آثار محشر
صف لون میں جیسے بیموں جل بہی
جو مارا شخص نے اک تیر ہوائی
اجودھیا میں و لشکر اودھ کی
رہا کوئی نہ فوج صف شکن میں

دلیرو بڑھی خونریزی دکھاؤ
ہوئی اک گرم بازار محشر
کسی زخم شہادت کس رہی تھی
تو بنکر رعفت گلزی رلائی
بہ رنگ دھوپ اوڑ کی پہونچا
فقط دریا خون بہتا تھا رن میں

لچھمن بھی لچھمن اور بن میں سیتا ساتھ
سری سیتا ہین اور جانکی ناتھ

تیر مارنا اونکا غضبناک ہو کر اور غش مین آنا سری رامچندر کا

سدا امداد جناب مجھکو بھی ہو
عنایات سری لچھمن جی بھی ہو

تو لگ کر پھر چلا دیوی زبردست
غضب سے سرخ آنکھین صورت مست

زبین مجھ ستا بلند اوس فتنہ گر کا
کہ چھپ جاتا ستارہ شمس گر کا

پہنچ سکتا نہ تھا تیر اوسکی سر تک
کہ تھا وان نار سا پیک فلک تک

جو تھے ابن صبا محکوم والا
فلک سے کر لیا قامت کو بالا

سر اقدس پہ سنگاسن اوٹھایا
صبا نے تختہ گلشن اوٹھایا

سری رگھبر نے مارا تیر آتش
موثر ہوئے تاثیر آتش

ہوئی جلکر مخالف تودہ خاک
زمین بھی خون آلودہ خاک

مثال آئینہ ششدر ہوئی فوج
برنگ گنجفہ ابتر ہوئی فوج

ہوئی سرکش اسیر پنجۂ غم
چمن پہ چھکے ہوا حیرت کا عالم

یہ دل ہلا کر شل تیر بھاگے
کیا نذر و وزیر و میر بھاگے

جو سرکش سب مین اعلی تھی ہوئی پست
ہوئی زخمی جو تیغ شمشیر در دست

یہ تھی فوج عدو کو نا امیدی
کہ روئی سر رخ پہ چھائی سفیدی

فلک تھا قلزم حیرت مین غرقاب
رخ خورشید پہ چھپتی تھی مہتاب

جو دیکھا سب کو پابند خرابی
ہوا اون کو جوش اضطرابی

سنبھل کر ناوک خونریز مارا
غضب تیر قیامت خیز مارا

پڑا سینہ پہ اک تیر سرکش
ہوا رگھناتھ جی کو عالم غش

عدو خندان ہوے سب گل کی صورت
ملک محو فغان بلبل کی صورت

غضبناک ہونا سری سیتا کا اور تبدیل فرمانا روپ مہاکالیکا

زبان لب پر صفات جانکی تھی
خیال جانکی ہو جان کی تھی

غشی مین آگئی جسدم سراپا
ہوئی تخت روان پر محو آرام

زمین چرخ کو رقت کا تھا جوش سا
مہارانی مگر بیٹھین تھی خاموش

جبین پر چین نہ چہرہ پر اوداسی
نہ کچھ آثار مسلوب الحواسی

رگھون کی عقل بچا یا فرط غم سے
یہ بار غم نہین اوٹھتا ہی ہم سے

اوسی دم قہقہہ مارا خوشی سے
یہ گل پھولا نہال خامشی سے

مہاکالی کا دیکھی نے رکھا روپ
ہوا تاریک عالم چھپ گئی دھوپ

قد بالا وہ رفتار قیامت
ظہور حشر و آثار قیامت

بلا خیز ابرو گوش و خیلا و خال
وہاں جہان سرکش سری کی تھی پال

بلا پیدا تھی ہر عضو بدن سے
زبان نکلی ہوئی اک رنج و محن سے

قیامت خیز و قہر آلودہ آنکھین
غضب چیتون و زہر آلودہ آنکھین

سر و گردن فرہ مین تھا مار
نمایان تھین بازوی قوی جان

لی تنگ لہو شمشیر خون ریز
کمند و کاسہ سر ہیبت انگیز

کرور اکبارگی ہر موی تن سے
نمایان ہو گئین شکلین بدن سے

لگی وہ مارنے فوج عدو کو
ادھر کاٹا اودھر چاٹا لہو کو

پریشان فوج کی راون کی مارا
شکست فاش دی دشمن کو ہارا

وہ مارے پل کی پل مین جزو کل
کہ بحر خونین لاشوں کی بہے پل

ملک تھرا گئی لرزہ سا چھایا
زمین کانپی فلک چکر مین آیا

دگر گشتہ لگا دہشت کے مارے
چھپے داماں گردون مین ستارے

جو دم بھر اور جنگ کشمکش ہو
یقین تھا نیر اعظم کو غش ہو

بہی سر بحر خونین صورت خس سا
ملک گھبرا کے چلائی کہ بس بس

جو پابند الم خلقت کو پایا
تو نور صورت اصلی دکھایا

وہی انداز شائستہ وہی ڈھنگ
وہی صورت وہی سرشتی وہی رنگ

وہ تکتین ہو گئین غائب سب یکبار
فقط وان جلوہ افگن رگھن جی تھے

بنی گویا دوم سری سیتی جی
سوم لچھمن چہارم جانکی جی



آنا دیوتونکا مبارکباد کیواسطے اور تشریف لیجانا سری رامچندر کا اجودھیا مین بعد حصول صحت کے

رہے تم مین مہر و الطاف دیبی
کہین تھی جانکی قرب صبر آرام
ہر نج و تار دوستنگا آگے
جو مستور رکھی پہرتن مین جیسی
سری رگھبر نے اگاہی جو پائی
نہین کہلتی ہیری اسرار قدرت

زبان سور اغب و صاف دیبی
ہوئے فرط خوشی سے محو آرام
ہی رسم مبارکباد آگے
ہوئی پابوس خدمت سندر تی
برای وندوت کرون جگ کالی
سدا ہی گرجی بازار قدرت

تھا جب ہو گیا راون کا لشکر
کیا بیدار دشمین راہ کرم سے
سری برتھانی پہر از غم پہ ماتہ
کبھی برتھانی پہر کیفیت جنگ
جناب جانکی نے ہنسکے اکبار
نرالی ہی جہان سی بات میری

ہوا خواب و خیال افسانہ لشکر
رہائی دی جہان کو قید غم سے
اوٹھے ہنسکر جناب جانکی ناتہ
وہ قتل مفسد و تبدیلی رنگ
رگہو نے سنی یہ تقریر مکرر بار
خطا سی ہی یہ سبر اوقات میری

پھر گھر تاب نظارہ عطا کے — چمک کھلائے روئے پر صفا کے
کرو اکجا جو ہوں خورشید اعظم — چمک کے سامنے ذرے ہوں کم
کرا ہی حاجت روئے اور دو سندان — کرے غفر ہای حال پر گزندان
تمھیں سے گلشن ہستی ہی تازہ — شفق سے ہے رخ گردون پہ غازہ
ہر اک جا جلوہ گر ہیں آپ ہی آپ — جدھر دیکھو ادھر ہیں آپ ہی آپ
رکھیں سر جلا از راہ ادب پھر — قدم چھو کر ہوئے رخصت طلب پھر
جناب رام و سیتا گھر کو آئے — بصد جوش طرب تشریف لائے
دل عالم میں فرحت کا ہوا جوش — جہاں تھا شاد عشرت سے ہمدوش
نہ اوسکو مال و دولت کی کمی ہو — ہم آغوش عروس خرمی ہو
نہو کچھ خوف چرخ جور پیشہ — بچے کالی بلاؤں سے ہمیشہ
رہے ہر دم تمہارا آپکی دایا — سدا ہو دامن دولت کا سایا

نہ تھا نور جمال عالم آرا — اگر دون الاماں کہکر پکارا
جناب رام نے دیکھا جو یہ طور — تو کھولی یوں زبان مدح فی الفور
تمھیں سے دورہ شام و سحر ہے — تمھیں سی جلوہ شمس و قمر ہے
تمھیں سے انتظام جزو کل ہے — تمھیں سے جلوہ رخسار گل ہے
جہاں میں جلوہ قدرت عیاں ہے — نشان ذات احد میں بے نشان ہے
دعا دیکر براہ لطف و اخلاص — کہیں شکلیں وہ ہوئی سکن خاص
ہوئی آرایش دربار شاہی — لگی سب ہونے کار و بار شاہی
جو کوئی اس کتھا پڑھنے لگے — سنے یا پڑھ کے شائق کو سنائے
بافضال مہا کالی ملے زر — نہو اوس زندہ دلکو کال کا ڈر
جہاں ہی کثرت بخشش جہاں کی — نگاہ لطف ہو اس مدح خواں کی
رہے یاور جناب جانکی ناتھ — کہ جس سے گوہر مطلب لگے ہاتھ

خاتمہ کتاب و باعث تالیف

چھپا جب شیو پران اے مہربان — تو پڑھ کر خوش ہوئی سب دیکھکر
بحکم چند ہمراز ان مشتاق — لکھے حسب ضرورت پھر یہ اوراق
لکھا ہی حال مجاز سری رام — نہیں ہے بندش الفاظ اعلام
اگر اہل بصیرت پڑھ کے ہوں شاد

پسند آئی زبان صاف سب کو — خوش آئی داستان صاف سب کو
جو رامائن ہی اودھ بالمیکی — کتھا یہ صاف دلکش ہے اوسکی
نہ صنعت ہی نہ مضمون رعایت — زبان صاف دلکش ہی نہایت
کریں مجکو دعائے خیر سے یاد

قطعہ تاریخ مترجم

کتھا نظم میں جب موزوں ہوئی — ہوئی خلق خوش اہل دانش تمام
یہی فرحت اب سال ہجرت کہو — کتھا ہی یہ چھپ کر مرغوب عام
۲۰ سمت ۱۹

تاریخ تصنیف منشی خادم حسین متخلص افسوس

افسوس ہی نسخہ دلپذیر — کہ ہے ہر ورق نادر و انتخاب
سر خامہ کو دور کرکے کہو — ہی اس ترجمہ سی ہر اک فیضیاب
سمت ۱۹۲۰

پوتھی جانکی بجی منظومہ منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی بولچند متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد در مطبع فیض منبع جناب اہل ہنر مآب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ چھپی